رباعیات

(فیض ابن فیضی)

ہستی کی گرہ کو کھول سکتی ہے پیاس
تریاق سبو میں گھول سکتی ہے پیاس
دیکھے ہیں یہاں اس نے تماشے کیا کیا
اے کاش نگاہ کھول سکتی ہے پیاس

افراد غلط، نسلوں کی نسلیں جھوٹی
کاغذ پہ اتاری ہوئی نقلیں جھوٹی
کیا فیصلہ کرتے ہو مرے دیدہ ورو!
یہ آئینے جھوٹے ہیں کہ شکلیں جھوٹی

پھولوں کو مہکنے کی سزا دیتے ہیں
مرہم کو جراحت کا صلہ دیتے ہیں
اس دور کے ٹھہرے ہیں مسیحا وہ لوگ
جو روح کو زخموں کی قبا دیتے ہیں

گلپوش یہ شخصیتیں، گلگشت چہرے
یہ نرم و حسیں، نور کا دریا چہرے
دیکھو کہ ضمیروں کی سیہ فامی کو
کس طرح چھپاتے ہیں یہ روشن چہرے

کتنا ہی کٹھن راستہ ہو تھکتے نہیں
ذرہ سہی، سورج کی طرف تکتے نہیں
سیکھی نہیں وضع سپر اندازنگی
ہم ٹوٹ تو سکتے ہیں پہ جھک سکتے نہیں

بے مائگی ذہن و نظر جاری ہے
بے رہروی نوعِ بشر جاری ہے
یہ دورِ بصیرت ہے مگر کیا کہیے
منزل تو ہے قدموں میں سفر جاری ہے

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com